رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ

قادیان

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵ر

ششماہی ۸ر

سہ ماہی ۴ر

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ر

جلد ۲۵ | مورخہ ۷ رجب ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

405

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کے گلے کی تکلیف ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پیچش کی شکایت ہے۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ہنوز بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

نواب میاں عبد اللہ خان صاحب جو مع اہل و عیال شملہ گئے ہوئے تھے۔ آج مع الخیر واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مصائب و آلام کی گھڑیوں میں محبوب حقیقی کا اپنے پیاروں سے سلوک

"انعام کو پانے والے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنی ہستی سے مر جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ سے ایک نئی زندگی پاتے ہیں۔ اور اپنے نفس کے تمام تعلقات توڑ کر خدا تعالےٰ سے کامل تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ تب ان کا وجود مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ اور خدا اُن سے محبت کرتا ہے۔ اور وہ ہزار اپنے تئیں پوشیدہ کریں۔ مگر خدا تعالےٰ ان کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ نشان ان سے ظاہر ہوتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ دنیا ان کا کسی بات میں مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ہر ایک راہ میں خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں خدا کا ہاتھ ان کو مدد دیتا ہے۔ ہزارہا نشان ان کی تائید اور نصرت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک جو ان کی دشمنی سے باز نہیں آتا۔ آخر وہ بڑی ذلت کے ساتھ ہلاک کیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ خدا حلیم ہے۔ اور آہستگی سے کام کرتا ہے لیکن ہر ایک جو ان کی دشمنی سے باز نہیں آتا۔ اور عمداً ایذا پر کمربستہ ہے۔ خدا اس کے استیصال کے لئے ایسا حملہ کرتا ہے کہ جیسا کہ ایک مادہ شیر (جبکہ کوئی اس کے بچہ کو مارنے کے لئے قصد کرے) غضب اور جوش کے ساتھ اس پر حملہ کرتی ہے اور نہیں چھوڑتی جب تک اُس کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دے۔ خدا کے پیارے اور دوست ایسی مصیبتوں کے وقت میں ہی شناخت کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی ان کو دکھ دینا چاہتا ہے اور اس ایذا پر اصرار کرتا ہے۔ اور باز نہیں آتا۔ تب خدا صاعقہ کی طرح اس پر گرتا ہے۔ اور طوفان کی طرح اپنے غضب کے حلقہ میں اس کو لے لیتا ہے۔ اور بہت جلد ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اُس کے ساتھ ہے۔ جس طرح تم دیکھتے ہو کہ آفتاب کی روشنی اور کرم شب چراغ کی روشنی میں کوئی اشتباہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مبارک تحریک

قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی مشرقی افریقہ سے لکھتے ہیں :۔ "کچھ عرصہ سے میرے دل میں یہ تحریک ہو رہی ہے۔ کہ جس طرح ہم اپنے امام علیہ السلام کے حکم سے ترقی دین کے لئے دعاؤں کے واسطے مقررہ ایام میں روزے رکھ رہے ہیں۔ اسی طرح بعض ایام روزوں کے لئے اس غرض سے مقرر کئے جائیں۔ کہ ان میں ساری جماعت احمدیہ دعا کرے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے موجودہ امام حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خارق عادت لمبی عمر اور صحت اور عزت اور مقاصد عالیہ میں کامیابی اور فتوحات عطا کرے"۔

قاضی صاحب موصوف کی یہ تجویز ایک مبارک تجویز ہے۔ یقیناً ہر احمدی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے دعا کرتا ہے۔ لیکن اس طور پر کہ خاص طور پر روزے رکھ کر حضور کے لئے دعا کی جائے بہت مبارک تجویز ہے چونکہ اجتماعی تحریک جسکی پابندی ہر احمدی کیلئے ضروری ہو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی طرف سے یا آپکے حکم سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں اس تحریک کو احباب کے سامنے رکھ کر درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس نکتی تحریک کو قبول فرمائیں اور بہت جلد اپنے اپنے طور پر نفلی روزہ رکھ کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص طور پر دعا کریں

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

گھر کی امارت

از میاں غلام محمد صاحب اختر شاف آرڈن لاہور

خُدا کا خوف کر اے شیخ! کیوں ناحق ستاتا ہے
خُدا کے پاک بندوں کو تو کیوں آنکھیں دکھاتا ہے

کھلے گا راز جب تجھ پر تری گھر کی امارت کا
نتیجہ سامنے آئے گا جب تیری جسارت کا

تو پچھتانے سے کچھ ہوگا نہ شرمانے سے کچھ ہوگا
نہ رونا کام آئے گا نہ چلّانے سے کچھ ہوگا

مسیحِ پاک کا گو۔ ہر مخالف تیرا حامی ہے
ہر اک بغض و تعصب میں بہت مشہور نامی ہے

مگر یہ یاد رکھ اے شیخ! ہوگی تجھکو ناکامی
خلیفہ کا خُدائے پاک خود ہے ناصر و حامی

یہ دو تین آدمی تیرے نہ ہرگز کام آئیں گے
یہ سب کھوٹے ہیں تیرے پاس کھوٹے دام لائیں گے

تو اب بھی توبہ کرکے باز آجا۔ وقت ہے ناداں
یہ ضد اچھی نہیں پہونچائے گی ایمان کو نقصاں

خُدا کے اس خلیفہ کو خُدا سے نصرت آتی ہے
اور اس کے دشمنوں کو سر کے بل نیچے گراتی ہے

امامِ وقت ڈر سکتا نہیں دنیا کے بکروں سے
کبھی ڈرتے ہوئے دیکھا ہے شیروں کو بھی بکروں سے

خُدا کا یہ خلیفہ چودھویں کا چاند ہے اختر
اسی کے نور سے پھیلی ہوئی ہے چاندنی گھر گھر

خلافت جس نے دی ہے اور بنایا ہے اسے رہبر
اسی سے یہ دُعا کرتا ہوں میں۔ اے خالقِ اکبر

ترے محمود کے دامن سے وابستہ رہے اختر
علو حاصل کرے لیکن گرے محمود کے در پر

نہیں ممکن کہ میں زندہ رہوں اس سے جدا ہو کر
رہوں گا اسکے قدموں میں ہمیشہ خاکِ پا ہو کر

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے :۔

1085	Abdus Salam	Poland.
1086	Oeloeng	Medan Samatra.
1087	Alangzafan.	" "
1088	Boejoeng.	" "
1089	Moehamad Soesah	" "
1090	Oeloeng Atjeh	" "
1091	Gedeh	" "
1092	Lasman	" "
1093	Poeasa.	" "
1094	Moehamad Jatin	" "
1095	Koentjoe	" "
1096	Aman	" "
1097	Moehammad Isa	" "
1098	Moehammad Ees	" "
1099	Koeang.	" "
1100	Zahdin B.	" "
1101	Moerat B.	" "
1102	Abdul Wahab.	" "
1103	Nalang W/o Boejoeng.	" "
1104	Idjah W/o Soesah	" "
1105	Simah	" "
1106	Sabijjah	" "
1107	Idjam W/o Oeloeng.	" "
1108	فتح بی بی صاحبہ عرف فتی	کشمیر

واپسی قرضہ چالیس ہزار

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ ستمبر ۳۷ء میں واپسی قرضہ کا قرعہ حسب ذیل احباب کے نام نکلا ہے۔ لہٰذا ان احباب کو بقدر ایک ہزار پچاس روپیہ ادا کیا جا رہا ہے۔

ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب لاہور۔ جماعت احمدیہ امرتسر۔ حکیم ابوطاہر محمود احمد صاحب کلکتہ۔ میاں عبدالغنی صاحب فیروز پور۔ ملک نادر خان صاحب گوجرخان

(ناظر بیت المال قادیان)

406

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ رجب ۱۳۵۶ھ

لاہور چھاؤنی کے مذبح کے خلاف شورش

لاہور چھاؤنی کا وُہ سرکاری مذبح جس کے متعلق آج سے کچھ عرصہ قبل بعض ہندو لیڈروں نے حکومتِ پنجاب پر اپنی رضامندی ظاہر کی۔ اور جو ایک ہندو ٹھیکیدار کے زیرِ اہتمام تیار ہو رہا ہے۔ اس کے خلاف پنجاب کے ہندو اور سکھ سخت غصہ اور رنج کا اظہار کر رہے اور کھلم کھلا کہہ رہے ہیں۔ کہ "ڈھا دو بوچڑ خانہ"۔ علاوہ ازیں "ستیہ گرہ" کی دھمکی بھی دی جا رہی ہے۔ اور بھی ہر ممکن طریق سے حکومت کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ تاکہ حکومت جو اس وقت تک اس پر ایک بہت بڑی رقم صرف کر چکی ہے۔ اس کی تعمیر ترک کر دے۔ حکومتِ پنجاب اور مرکزی حکومت کی طرف سے اس وقت تک جس قدر اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ کہ حکومت اس شورش کے سامنے جُھک جائے گی۔ یا ایک ایسا کام جس کی اہمیت ضرورت اور فوائد کے متعلق بہت کچھ بیان کر چکی ہے۔ اسے جاری کر سکیگی۔

لیکن پُوری طرح غور کرنے پر بھی ہم یہ معلوم کرنے سے بالکل قاصر رہے ہیں کہ ہندوؤں اور سکھوں نے جو ہنگامہ شروع کر رکھا ہے۔ وُہ کونسی مضبوط اور معقول بنیاد رکھتا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر دقت ہمیں ان لوگوں کا رویہ دیکھ کر ہوئی۔ جو مسلمان کہلاتے ہُوئے اس مذبح کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کی ہمنوائی کر رہے ہیں:۔

ہندوؤں کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس مذبح کے تعمیر سے ان کے مذہبی جذبات کو سخت ٹھیس لگے گی۔ کیونکہ گائے کو وُہ مقدس سمجھتے ہیں۔ اور اس کا ذبح کرنا انہیں گوارا نہیں ہے اس دلیل میں وزن سمجھ لیا جاتا۔ اگر لاہور چھاؤنی میں تعمیر ہونے والا مذبح سرزمینِ ہند میں پہلا ہی مذبح ہوتا۔ اور اس سے قبل کہیں گائے بیل ذبح نہ کئے جاتے۔ لیکن اگر حقیقت یہ ہے۔ کہ شہر بشہر مذبحے موجود ہیں۔ اور کئی بڑے بڑے دیہاتوں اور قصبوں میں مذبحے جاری ہیں۔ تو لاہور چھاؤنی میں مذبح کا بننا کونسی نئی بات ہے جس سے ہندوؤں اور سکھوں کے جذبات بُری طرح مجروح ہوں۔ لاہور چھاؤنی جہاں مذبح بنایا جا رہا ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں کا کوئی تیرتھ نہیں۔ کوئی مقدس جگہ نہیں۔ اور جب اسی ہندوستان میں تیرتھوں۔ اور مقدس مقامات میں بھی مذبحے موجود ہیں جہاں روزانہ چوپائے ذبح کئے جاتے ہیں۔ تو لاہور چھاؤنی میں کونسی انوکھی بات ہوگی۔ جو برداشت نہیں کی جا سکتی:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت ہند کے فوجی محکمہ کے ماتحت اس وقت مختلف مقامات میں جو ۲۹ مذبحے جاری ہیں۔ اور جنمیں کم و بیش ۸۵ مویشی روزانہ ذبح کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ۱۷ مذبحے صرف پنجاب میں ہیں۔ ۹۔ صوبہ سرحد میں ایک سندھ میں اور ۲۔ بلوچستان میں۔ اب حکومت کے مدنظر یہ تجویز ہے۔ کہ ان سب کی بجائے صرف ایک لاہور چھاؤنی میں بنایا جائے۔ اور اس طرح فوج کے لئے ذبح ہونے والے مویشیوں میں کم از کم تین کی روزانہ یا سال میں ایک ہزار ایک سو تک مویشیوں کی کمی واقعہ ہو جائے گی:۔

جب صورت حالات یہ ہے۔ تو پھر اس بنا پر شور برپا کرنا اور امن کو برباد کرنے کی تیاریاں شروع کر دینا کہ ہندوؤں اور سکھوں کے جذبات مجروح ہونگے۔ کوئی وزن نہیں رکھتا۔ کوئی بہانہ بنا کر حکومت کے خلاف شورش پھیلانا۔ اور فضا کو مکدر کرنے کی کوشش کرنا اور بات ہے۔ ورنہ جس قدر مویشی پہلے ذبح کئے جاتے ہیں۔ ان سے کم چھاؤنی لاہور کا مذبح بننے پر کئے جائیں گے۔ تو پھر یہ کہنے کا کونسا موقعہ ہے کہ" اس بوچڑ خانہ نے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچائی ہے۔ حکومت کو اس سے باخبر ہوتے ہوئے حسبِ اعلان ان کے مذہبی جذبات کا احترام کرنا چاہئیے"۔ احترام کے یہ معنی تو ہو نہیں سکتے۔ کہ تمام ہندوستان میں کہیں کوئی گائے بیل ذبح نہ کیا جائے۔ ہندوؤں کے جذبات کو تو ہر جاندار کے ذبح کرنے پر ٹھیس لگتی ہے۔ پھر کیا وُہ یہ بھی مطالبہ کریں گے۔ کہ ہندوستان کی تمام قومیں گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ ورنہ ان کے جذبات کو سخت ٹھیس لگے گی۔ جذبات کے احترام کا مطلب زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ غیر ضروری طور پر مویشی ذبح نہ کئے جائیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ ان کو ہندوؤں کی آنکھوں سے اوجھل رکھا جائے۔ اور ان دو باتوں کی مجوزہ مذبح میں پوری پوری رعایت رکھی گئی ہے۔ باوجود اس کے اس کی مخالفت کرنا۔ اور اس مخالفت کو انتہا تک پہونچانے کی کوشش کرنا نہایت ہی افسوسناک ہے:۔

دوسری دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ اس طرح پنجاب میں مویشیوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ اور گائے اور بیل کی مانگ زیادہ ہونے کی وجہ سے قیمت بڑھ جائے گی۔ حالانکہ یہ ضروری نہیں۔ کہ اس مذبح میں صرف پنجاب کے ہی مویشی کام آئیں۔ دوسرے صوبوں سے بآسانی لائے جا سکتے ہیں۔ اور لائے جائیں گے پھر چوپائے اس کثرت سے پیدا ہوتے ہیں کہ اگر ان کو ذبح نہ کیا جائے۔ تو ان کی اتنی کثرت ہو جائے۔ کہ نہ صرف دوسری ضروریات سے بڑھ جائیں۔ بلکہ انسانی خوراک سے حصہ بٹا کر انسانوں کو مشکلات میں ڈالدیں اب بھی اس بارے میں تحقیقات کرنے والوں کا فیصلہ ہے۔ کہ ہندوستان کی غربت کی ایک وجہ غیر ضروری چوپاؤں کی کثرت ہے۔ مگر افسوس کہ جذبات میں ہیجان پیدا کرنے کے لئے اس قسم کی باتوں کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے:۔

وُہ شورش جس کی بنیاد ایسی بودی باتوں پر رکھی گئی ہے۔ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور زیادہ افسوس اس بات پر ہے کہ بعض مسلمان بھی اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور اس سے بڑے لے رہے ہیں کہ انہیں شورش برپا کرنے والے کہہ رہے ہیں کہ" اس بوچڑ خانہ میں تیار ہونے والا گوشت اسلامی شرع کے مطابق حرام گوشت ہوگا۔ اور پنجاب کے مسلمان نہیں چاہتے۔ کہ ان کے صوبہ میں حرام گوشت کا اتنا بڑا کارخانہ بنایا جائے۔ اور ساتھ ہی یہ شک بھی ہے۔ کہ مسلمانوں کو بھی اس حرام گوشت میں سے حصہ لینا ہوگا"۔ ممکن ہے کہ بعض مسلمان اس دھوکہ میں آ کر ہندوؤں اور سکھوں کے ہمنوا بن گئے ہوں لیکن جن لوگوں نے اس وقت تک حصہ لیا ہے۔ وُہ ایسے ہی ہیں۔ جو غرض کے بندے۔ اور شورش کو اپنے اغراض کی تکمیل کا ذریعہ سمجھنے والے ہیں۔ حکومت نے بہت اچھا کیا۔ جو یہ اعلان کر دیا۔ کہ اس مذبح میں مسلمان قصاب جانوروں کو حلال کرینگے اب اگر کوئی مسلمان اسکے خلاف آواز اٹھائیگا تو اس کے چہرہ سے نقاب اتر جائیگا۔ اور صاف صاف نظر آ جائے گا۔ وُہ غیر مسلموں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کا فرض ادا کر رہا ہے۔ چونکہ احرار نے اس بات کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ کہ وُہ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے قومی اور ملی مفاد کو نقصان پہونچائیں۔ جیسا کہ مسجد شہید گنج کے متعلق وہ کر چکے ہیں۔ اس لئے لاہور چھاؤنی کے مذبح کے خلاف بھی وُہی ہندوؤں کی حمایت کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے نامۂ اعمال میں یہ ایک اور قومی غداری درج کر لیں۔ کیونکہ اس سرکاری مذبح کی مخالفت کرنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ مسلمانوں کو بھی پنجاب کیا ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے ارکان اور ان کی روحانی حیثیت

آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کے ایک عالمانہ مضمون کا ترجمہ

(۳)

جسمانی تغیرات کا اثر روحانیت پر

ماہرین علم قیافہ و علم قوائے دماغی انسان کے چہرہ کے خد و خال اور اس کے سر کی بناوٹ کو دیکھ کر اس کے خیالات اور اس کے اخلاق کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اور اب تو ان علوم کے معین قواعد و قوانین بن چکے ہیں۔ یہ علوم ظاہر کرتے ہیں۔ کہ انسان کی ظاہری شکل و شباہت اور اس کے کردار کے درمیان ایک گہرا تعلق ہے۔ اور ان کا ایک دوسرے پر ردّ عمل جاری رہتا ہے۔ انسان کے کردار کی اخلاقی اور روحانی تبدیلی اس کے خد و خال اور اس کے چہرہ کی بناوٹ میں ایک متوازی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس کے بالمقابل جسمانی تبدیلی روحانی اور اخلاقی تغیر پیدا کر دیتی ہے اور ایسا ہوا ہے۔ کہ کسی شخص کے چہرہ یا سر کے بعض حصوں کو مصنوعی طور پر نشو و نما دینے سے اس کے اندر بعض معین اخلاقی خواص پیدا ہو گئے ہوں۔ پس اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ انسان کی جسمانی تبدیلی اس کی اخلاقی اور روحانی حالت پر ایک ہمرنگ اثر پیدا کرتی ہے۔ رونا خواہ مصنوعی ہی کیوں نہ ہو۔ دل کو افسردہ بنا دیتا ہے۔ اور مصنوعی ہنسی یقینی طور پر افسردگی کو دُور کر دیتی ہے۔ اسی طرح بعض غذاؤں کے کھانے سے انسان میں بعض مخصوص صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی اصل کے ماتحت بعض جسمانی انداز اور حالتیں نہ صرف بعض خاص ذہنی کیفیات کی تمثیل ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ انہیں خود پیدا کرتی ہیں۔

نماز کی ظاہری حرکات کا اثر

نماز کی یہ تمام ظاہری علامات اور اس کے حرکات و سکنات انسان میں عجز اور انکساری پیدا کرتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک بھی محض رسمی طور پر مقرر نہیں کیا گیا۔ وہ تمام ادب اور اطاعت کا ایک قدرتی طریق اظہار ہیں اسی طرح نماز باجماعت۔ اتحاد کی ظاہری علامت ہے۔ جب مسلمان نماز ادا کرنے کے لئے قطار در قطار کھڑے ہوتے ہیں۔ تو وہ گویا اپنے اس انداز سے یہ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ وہ تمام روحانی ابتلاؤں اور آزمائشوں میں ایک دوسرے کا پورا پورا ساتھ دیں گے اور احکامِ الٰہی کی بجا آوری میں ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔

مغز کے لئے قشر کی ضرورت ہے

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی مغز اپنے قشر سے بے نیاز ہو کر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور قشر کی قدر و قیمت اس مغز کی خاطر ہی کی جاتی ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے۔ وہ جو قشر کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں انجام کار مغز کو بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ظاہری مذہبی علامتوں کو بالکل ترک کر دیا۔ رفتہ رفتہ روحانی حقیقت بھی کھو چکے۔ اگر بنی نوع انسان کا بیشتر حصہ ان ظاہری طریقوں کو چھوڑ دے تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر وہ شخص جو اپنے مذہب کے احکام کو اپنے لئے ذرا بھی تکلیف دہ یا آسائش کے منافی سمجھے گا۔ یہ کہہ دے گا۔ کہ چونکہ وہ چھلکے کے بغیر گودے کو حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے ان احکام کی بجا آوری اس کے لئے لازمی نہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یہ آزادی روحانی ترقی کے لئے مد ہونے کی بجائے لاکھوں انسانوں کو روحانی موت کی طرف لے جائے گی۔ جیسا کہ ان لوگوں کی افسوسناک حالت سے ظاہر ہے۔ جو ان اعتراضات کے جواب میں کہہ دیتے ہیں کہ قابلِ حصول شے صرف صفائی قلب ہے۔ اور کہ ظاہری اعمال میں بذاتِ خود کوئی نیکی نہیں۔ ایسے لوگ چھلکے کو بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ اور مغز کو بھی۔ وہ چونکہ ظاہری اعمال کی بجا آوری پر قائم نہیں رہتے۔ اس لئے باطنی صفائی کے حصول میں بھی ناکام رہتے ہیں۔ ان کے دل خدا تعالیٰ کی محبت اور خوف سے بیگانہ ہو جاتے ہیں۔ درانحالیکہ اگر چھلکے کے بغیر مغز کا حصول ممکن ہوتا تو چاہیئے تھا کہ ان کے دل ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کو اپنی نظروں سے اوجھل نہ سمجھتے۔ لیکن عبادت کے ظاہری طریقوں کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے وہ اس قابل ہی نہیں رہتے۔ کہ دل سے اپنے خالق و مولیٰ کی سچی اطاعت کر سکیں اگر وہ نماز کے پابند ہوتے۔ تو دن میں کم از کم پانچ دفعہ ہی خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اصل مقصود چھلکا نہیں بلکہ مغز ہی ہے۔ لیکن کیا چھلکے کے بغیر بھی کوئی مغز رہ سکتا ہے۔ اگر ہم عالم ظاہری کے قوانین کا مطالعہ کریں۔ تو اس سے ہمیں اپنی روحانی نشو و نما کے قوانین کا بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ ظاہری قوانین قدرت میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بیرونی چھال یا چھلکا مغز یا گودے کی نشو و نما کے لئے ضروری چیز ہے۔ کیا اس لئے کہ ہمیں صرف پھل کے میٹھے گودے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے بیرونی خول کی نہیں۔ یہ درست ہوگا۔ کہ ہم اس پھل کے چھلکا یا خول کو بالکل اتار پھینکیں۔ یہ ایک ہمہ گیر قانون ہے کہ لطیف اور نازک مغز کی حفاظت کھردرے اور بے ڈول خول کرتے ہیں۔ اور جس طرح روح جسم کی حفاظت کی محتاج ہے۔ اسی طرح ہماری روحانی عبادات بھی جسمانی اظہار کی محتاج ہیں۔

پس نقص عبادت کی ظاہری علامات اختیار کرنے میں نہیں۔ بلکہ ان ظاہری علامات کو ہی عبادت کا حقیقی مقصد سمجھ لینے میں ہے۔

نماز کے متعلق اسلامی تعلیم

لیکن اسلام اس کی سخت مذمت کرتا ہے۔ قرآن کریم نماز کا حقیقی مدعا بیان کرتا ہوا فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ یعنے نماز انسان کو تمام فحش اور بے ہودہ باتوں سے روکتی ہے۔ ایک دوسری جگہ قرآن کریم نے ان لوگوں کی سخت مذمت کی ہے۔ جو نمائشی طور پر اور محض ظاہری پابندی کی خاطر عبادت کرتے ہیں پھر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ وہ نماز جس میں خدا تعالیٰ کے حضور دل سے کامل نیازمندی کا اقرار نہیں کیا جاتا۔ بے فائدہ ہے اور کہ حقیقی نماز وہ ہے۔ جس میں نماز گزار کا دل خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوتا ہے۔

روزہ کے روحانی فوائد

پھر روزے ہیں ان کے متعلق بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض لوگوں نے یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ روزہ کی عبادت صرف یہی ہے۔ کہ سال کے بعض مقررہ اوقات کے دوران میں کھانے اور پینے سے احتراز کیا جائے۔ حالانکہ روزہ محض بھوکے رہنے کا نام نہیں۔ بلکہ اس سے بہت بڑے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں یہ ایک مسلمہ صداقت ہے۔ کہ رُوح اور جسم کی یکجائی مقدم الذکر کو مادی اشیاء اور مادی لذات کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وُہ لوگ جن کا سب سے بڑا وظیفۂ حیات جسم کی پرورش ہوتا ہے۔ ان کی روحانی بصیرت نہایت مدھم پڑ جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دماغی کام کرنے والے لوگ کھانے پینے کی طرف اور محض جسمانی لذتوں کی طرف مقابلتہً کم توجہ کرتے ہیں۔ وُہ خوراک۔ اور لباس کی طرف سے سوائے اس کے کہ ان کے لئے خوراک صحت افزا اور لباس صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ عموماً بے اعتنا ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مادی آرام و آسائش کے اس موجودہ زمانہ میں بھی ہر قوم کے لوگوں کا وُہ حصہ جو دماغی کام کرتا ہے جسمانی آسائشوں پر دیگر امُور کے مقابلہ میں بہت کم وقت اور توجہ صرف کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جب تک رُوح کسی حد تک جسمانی قیود سے آزاد نہ ہو جائے۔ وُہ علمی اور روحانی فضاؤں کی بہت بڑی بلندیوں کی طرف پرواز نہیں کر سکتی ؂

ہر مذہب میں روزہ

وُہ لوگ جنہوں نے کسی زمانہ میں۔ یا کسی مذہب کے اندر رہ کر روحانی سربلندی حاصل کی ہے۔ ان کے سوانح حیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگیوں کے کسی نہ کسی حصہ میں روزے رکھے ہیں۔ قریباً تمام روحانی رہنماؤں اور بانیانِ مذاہب نے اپنے پیرؤوں کو روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ان ہزاروں مذاہب میں سے جو اس دُنیا میں ہوئے ہیں۔ یا اس وقت موجود ہیں صرف دو مذہب یعنی پارسی مذہب اور کنفیوشس کا مذہب۔ ایسے ہیں جن کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ کہ ان کے پیرؤوں کو روزوں کا حکم نہیں دیا گیا۔ لیکن پارسی مذہب کے متعلق تو موجودہ تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس مذہب نے روزوں کا حکم دیا تھا۔ گو موجودہ وقت میں اس مذہب کے احکام سے اس کے پیرؤوں کی غفلت کے باعث ان میں روزے رکھنے کا رواج نہیں رہا۔ لیکن پارسیوں کی ایک مروجہ دُعا میں روزہ کا ذکر موجود ہے ؂

پس کنفیوشس کے مذہب کی واحد استثناء کے علاوہ ہر قدیم و جدید مذہب میں روزوں کا حکم دیا گیا ہے۔ ممکن ہے۔ مزید تحقیق سے یہ بات بھی منکشف ہو جائے۔ کہ مذہب کنفیوشس بھی اس قاعدہ کی استثنائی صُورت نہیں تھا لیکن یہ واحد استثنا دُنیا کے تمام دُوسرے مذاہب (جو زندہ ہیں۔ یا مٹ چکے ہیں) کی متفقہ شہادت کے مقابلہ میں اس نظریہ کی تغلیط کرانے کیلئے کافی نہیں۔ کہ ہر زمانہ میں اور ہر مذہب کے اندر روزوں کا رکھنا روحانی ترقی کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ یا یہ کہ روزہ کم از کم روحانی ترقی میں ممد ہے۔ موجودہ وقت میں عیسائیت کے پیرو خصُوصاً پروٹسٹنٹ چرچ کے مقلد عبادت کے ظاہری طریقوں پر سب سے زیادہ اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے یہاں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یسُوع مسیح نے اپنے پیرؤوں کو روزوں کا حکم دیا۔ اور انہوں نے روزے رکھے۔ تمام عیسائی فرقے Lent (ایسٹر کے چالیس روزے) کے روزوں کو اس وقت تک تسلیم کرتے ہیں۔ اور ایک حد تک ان کی پابندی بھی کی جاتی ہے ؂

اس سے ظاہر ہے۔ کہ روزوں کا محض رسم کے طور پر حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ وُہ اپنے اندر ایک دقیق روحانی مطلب رکھتے ہیں ؂

روزوں کا ذکر قرآن کریم میں

قرآن کریم فرماتا ہے۔ کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ یعنی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کئے گئے تھے۔ اسی طرح تم پر بھی فرض کئے گئے ہیں۔ تاکہ تم صفائی قلب حاصل کر سکو۔

اس آیت میں قرآن کریم نے مسئلہ کے دونوں پہلوؤں کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا۔ تم پر روزے "فرض" کئے گئے ہیں۔ گویا یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ خدا تعالےٰ نے روزوں کو فرض قرار دیا ہے۔ اس لئے محض اس حکم کی بجا آوری میں روزے رکھنا ایک ایسی عبادت ہے۔ جس سے خدا خوش ہوتا ہے۔ اس سے وُہ لوگ تو بہت حد تک مطمئن ہو جائیں گے۔ جو کسی عبادت کو محض اس لئے بجا لاتے ہیں۔ کہ اس سے خدا خوش ہوتا ہے۔ نہ اس لئے کہ وُہ اس سے کوئی روحانی فائدہ یا انعام حاصل کریں گے۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ فرض صرف تم پر ہی عائد نہیں کیا گیا۔ بلکہ تم سے پہلی قوموں کی روحانی ترقی کے لئے بھی اسے اسی طرح ضروری قرار دیا گیا۔ اور ان پر عائد کیا گیا تھا۔ یہ محض ایک ظاہری شکل یا رسم نہیں۔ بلکہ اس کا حقیقی مقصد یہ ہے۔ کہ تم پاکیزگیٔ قلب حاصل کرو ؂

روزہ کا اثر رُوحانیت پر

اسی طرح قرآن کریم اس امر کی بھی تشریح کرتا ہے۔ کہ روزہ سے انسان تمام قسم کے گناہوں۔ اور بُرائیوں سے بچنے کی قوت حاصل کر لیتا ہے۔ اور اسے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ سے رُوح کو مقید کرنے والی زنجیریں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ اور وُہ اس طرح آزاد ہو کر اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ روحانی اقالیم میں بلند سے بلند تر مقامات کی طرف پرواز کر سکے

اس کے برعکس اس بات میں بھی کوئی شُبہ نہیں۔ کہ جہاں رُوح اپنی علمی اور روحانی ترقی کے لئے جسم سے علیحدگی کی تلاش میں رہتی ہے۔ وہاں اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے جسم سے ملاپ کی بھی خواہاں رہتی ہے۔ اور یہ دو گونہ احتیاج ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایک وقت میں روزہ رکھنے کی۔ اور دوسرے وقت میں جسمانی حوائج کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اسلام میں جہاں ایک طرف رمضان کے مہینہ کے روزوں کو ایک مذہبی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ وہاں دُوسرے موسموں میں مسلسل روزے رکھنے سے بالکل منع کر دیا ہے۔ پس اس انتظام سے انسان کو تمام پہلوؤں سے ترقی کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اسلام میں نہ زیادہ آسانی رکھی گئی ہے۔ اور نہ زیادہ ریاضت اس کا مقصد نہ تارک الدنیا لوگوں کا پیدا کرنا ہے۔ اور نہ نفس پرست لوگوں کا ؂

روزہ کے دیگر فائدہ بخش نتائج

حصولِ تقوےٰ کے مقصدِ عظیم کے علاوہ روزہ سے اور بھی بہت سے فائدہ بخش نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ بطور مثال روزہ صبر و تحمل کا ایک بہت بڑا معیار ہے۔ ایک غریب آدمی جو ہر روز صرف ایک دفعہ پیٹ بھر کر کھانا کھاتا ہے اور جس کیلئے ایک وقت کا کھانا ہی ایک بہت بڑی راحت کا موجب ہے۔ اسکے لئے نسبتاً آسان ہوگا کر ۱۲ یا ۱۶ گھنٹوں کے دوران میں کھانے پینے سے احتراز کرلے۔ لیکن اگر ایک امیر آدمی کو جو روزانہ چار دفعہ مقررہ اوقات میں کھانے کا عادی ہے یہ کہا جائے۔ کہ وُہ سخت گرمی کے دنوں میں صبح سویرے سے لیکر غروب آفتاب کے بعد تک کھانے پینے سے احتراز کرے۔ اور نہ صرف ایک دن۔ بلکہ مکمل ایک مہینہ تو یہ اس کی قوتِ برداشت کی انتہا ہوگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصور کرو کہ ایک دولت مند آدمی جو ہر قسم کے نفیس و لذیذ کھانوں کا عادی ہو کس طرح پورے ایک ماہ تک اپنے لئے ضبط و تربیت نفس کا اس قدر سخت لائحہ عمل گوارا کر سکتا ہے۔ اور اس میں عملاً اور فکراً کوئی کوتاہی نہیں ہونے دیتا۔ غرض رمضان متمول ترین مسلمانوں میں بھی صبر، پرہیز اور بردباری کی عادات کو زندہ رکھتا ہے۔ نیز اس سے دولت مند لوگوں کو غربا کے متعلق خصوصاً مصائب اور قحط کے زمانوں میں اپنے فرائض کی بجا آوری کے متعلق بیداری پیدا ہوتی ہے۔ وہ شخص جو اپنی زندگی میں کبھی ایک وقت بھی بھوکا نہ رہا ہو۔ اس کے دل میں یہ بات کب ہمدردی کا احساس پیدا کر سکتی ہے۔ کہ اس کے ہزاروں ہم جنسوں کے نزدیک دن میں ایک وقت کا کھانا ہی ایک راحت عظمےٰ ہے۔ بھوک اور پیاس کی تکالیف اس کے لئے در حقیقت کوئی معنے نہیں رکھتیں۔ کیونکہ یہ ایسی مصائب ہیں۔ جن کا وہ کبھی شکار نہیں ہوا۔ لہذا اس کے لئے وہ اپنے اندر کوئی جذبۂ ہمدردی نہیں رکھتا۔ لیکن اس کے بالمقابل وہ شخص جو ہر بارہ مہینوں میں ایک ماہ کے روزے رکھتا ہے۔ بھوک اور پیاس کی صبر آزما حقیقتوں کو بے اعتنائی کی نذر نہیں کر سکتا۔ یہ علم کہ اس کے ہم جنسوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ جن کے لئے ایک لقمہ ہی پیغام حیات ہوتا ہے۔ اس وقت تک اسے چین نہیں لینے دے گا۔ جب تک کہ وہ گرد و پیش کے مصیبت زدوں کے مصائب و تکالیف کو رفع کرنے کے لئے ہر امکانی کوشش معرض عمل میں نہ لے آئے گا۔ کیونکہ جس حقیقت کا اس کو تجربہ ہو چکا ہے۔ وہ اسے ایسے معاملات کے ساتھ سہل انگاری کا سلوک نہیں کرنے دیگی ؛

روزہ رکھنے کا سب سے بڑا مقصد

اس طرح اس فریضہ کی بجا آوری سے اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں لیکن وہ تمام چھوٹے اور ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ روزے کا سب سے بڑا مقصد جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے تقوےٰ کا حصول ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ محض بھوکے اور پیاسے رہنے سے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اور کہ جب تک انسان کا روزہ اسے برائی سے دور نہیں لے جاتا۔ اس وقت تک وہ روزہ روزہ نہیں بلکہ محض فاقہ کشی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ روزے کا حقیقی مقصد و مدعا یہ ہے۔ کہ انسان میں برائی سے بچنے اور روح کو پاکیزہ بنانے کی طاقت پیدا ہو جائے لیکن جو شخص صرف ظاہری طریق کی پابندی پر اکتفا کرتا ہے۔ اور روزہ کی حقیقی غرض کو بھول جاتا ہے۔ اس کی فاقہ کشی کی کوئی جزا نہیں ؛

مبلغین کلاس کے داخلہ کے متعلق اعلان

جو مولوی فاضل پاس امیدوار جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ میں داخل ہونا چاہیں اور اس کے لئے نظارت تعلیم سے وظیفہ حاصل کرنا چاہیں انہیں نظارت ہذا میں پرنسپل صاحب کی وساطت سے فوراً اپنی درخواست بھجوا دینی چاہیئے نیز واضح ہو۔ کہ گزشتہ سالوں کے پاس شدہ مولوی فاضل بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اور وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ جو گزشتہ سالوں کے انتخاب میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

احباب جماعت سے ایک اہم گزارش

بذریعہ ہوائی ڈاک

نیروبی ۳۱ اگست۔ ہر احمدی جو خلافت کی قدر پہچانتا ہے۔ اس امر پر اللہ تعالےٰ کا شکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس نے ہم کو ایک دردمند وجود عطا فرمایا ہے۔ جو ہم سے زیادہ ہمارا خیر خواہ اور ہمدرد ہے۔ ہم جب سو رہے ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے لئے جاگتا اور خدا تعالےٰ کے حضور ہماری بہبودی کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ ہم غافل ہوتے ہیں۔ تو وہ ہمیں ہوشیار کرتا ہے۔ ہم سست ہوتے ہیں تو وہ ہمیں چست بناتا ہے۔ ہم گرنے لگتے ہیں تو وہ ہمیں سہارا دیتا ہے۔ یہ بابرکت وجود ہماری بہتری کیلئے غموں میں گھل رہا ہے۔ ایسی حالت میں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک طرف اسلام کی اشاعت اور حفاظت کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف مخلوق خدا کی ہمدردی میں مصروف ہیں۔ کہ بجز اللہ تعالےٰ کے فضل کے اس بوجھ کا اپنے اوپر ڈالنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اس لئے احباب جماعت احمدیہ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے روزانہ دعائیں کرنا اپنے لئے لازم ٹھہرا لیں۔ آج اللہ تعالےٰ کے نور کی اشاعت اس وجود سے وابستہ ہے۔ اور یہی وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس وقت نمائندہ ہے۔ پس یہ بڑی ناشکری ہوگی۔ اگر اس موعود خلیفہ (ایدہ اللہ تعالےٰ) کے لئے دعا کرنے میں تساہل کیا جائے ؛

انگریزوں نے جسمانی طور پر ایک بادشاہ چنا۔ تو اس اتحادِ قومیت کے لئے ہر تقریب کے بعد انہوں نے "God Save the King" کی دعا کو لازم کر لیا۔ اگر دنیا دار... کی یہ حالت ہے۔ تو کیا احمدی... سے غافل ہو سکتے ہیں۔ کہ بادش[اہ] روحانیت کے لئے خاص دعا نہ کر[یں]۔ پس ہر احمدی بھائی اور بہن کی خد[مت] میں پر زور درخواست ہے کہ نہا[یت] اہتمام اور التزام سے حضرت امیر المو[منین] خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ [کے] لئے دعا کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعا[لےٰ] حضور کو خاص الخاص برکات اور تائید[ات] عطا فرمائے۔ آمین

دوسری بات جس کی طرف احباب کو توجہ دلانا ضروری ہے۔ یہ ہے [کہ] نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما[یا] صدقہ مصائب کی آگ کو بجھا دیتا [ہے]۔ اس امر کے پیش نظر جماعت احمدیہ نیر[وبی] ہر ابتلاء کے موقعہ پر جماعتی طور پر صد[قہ] دیتی ہے۔ اور اب بھی جب ایک فتنہ کے رونما ہونے کی اطلاع ملی تو ہمارے پریذیڈنٹ صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہر احمدی فرد یعنی مردوں عورتوں اور بچوں تک سے خواہ ایک ایک پائی ہی کیوں نہ دیں۔ وصول کیا جائے۔ اور وہ صدقہ دیا جائے۔ اگر دوسری جماعتیں بھی ایسا ہی کریں۔ تو یہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

خاکسار۔ محمد شریف احمدی از نیروبی

ریزرو فنڈ پچیس لاکھ

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ احباب اور جماعتیں ریزرو فنڈ کی کچھ نہ کچھ رقم اپنے ذمہ مقرر کر لیں کہ وہ اس قدر رقم سال حال میں جمع کر دینے کی کوشش کریں گی۔ اس کی تعمیل میں جماعتوں اور احباب کو چاہیئے کہ جو رقم چاہیں اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ پیغام کی عداوت

اہلِ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

ل پیغام کی سیدنا حضرت مسیح موعود
صلوٰۃ والسلام کی اولاد کے ساتھ
ت اور دشمنی کوئی چھپا ہوا راز نہیں
ا کی نظر سے مخفی ہو۔ بلکہ حقیقت یہ
ہ پیغامی تبلیغ کا خلاصہ اور لب لباب
ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
السلام جن کی محبت کا انہیں بھی دعوے
ہے۔ کی اولاد کو جی بھر کر گالیاں دیں اور
زیادہ سے زیادہ بُرے القاب سے یاد
کریں۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ پیغامیوں
میں اس مضمون کو سب سے زیادہ قدر اور
وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جس
میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
کی نسبت زیادہ سے زیادہ سب وشتم
کیا گیا ہو۔ بلکہ ان کی نظر میں تقوے
کے اعلےٰ مقام اور پرہیزگاری کے
بلند ترین مرتبہ والے پیغامی کا سب سے
بڑا امتیازی نشان ہی یہ ہے۔ کہ وہ
سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ
العزیز اور حضور کے خاندان کو گالیاں
دینے میں گز بھر کی زبان رکھتا ہو۔ اور
اسی عداوت کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ
کے مامور کی اس پاک اور مقدس تعلیم
سے کوسوں دور جا پڑے ہیں۔ جو اس
نے ثریا سے دوبارہ اتار کر دنیا میں پیش
فرمائی۔

اہلِ پیغام اگر تعصب اور ضد کی
پٹی اتار کر غور کریں۔ تو سیدنا حضرت
امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور
حضور کے خاندان کی صداقت کے لئے
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے وہ بے شمار الہامات اور متعدد بشارات
کافی ہیں جو حضور کو وقتاً فوقتاً اپنے
اہلبیت کے متعلق ہوئیں۔ مگر افسوس کہ
اس کیلئے ایک پختہ اور غیر متزلزل ایمان
کی ضرورت ہے۔ جس سے بدقسمتی سے اہلِ پیغام
خلافت محمود کا انکار کر کے محروم ہو چکے ہیں
اب چاہے لاکھ سمجھاؤ۔ لاکھ دلائل دو۔
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
بالکل واضح اور غیر مبہم الہامات پیش کرو۔
عداوت محمود درمیان میں ایسا پتھر حائل
ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے
ہوش وحواس درست ہونے میں آتے ہی
نہیں۔

اہلِ پیغام اگر واقعی اور سچ مچ سیدنا
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو خدا کا برگزیدہ اور مقدس انسان سمجھتے
ہیں۔ اور ان کا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا تعالیٰ
کی طرف سے ایسا کلام نازل ہوتا تھا۔
کہ جس میں باطل کا شائبہ تک نہیں۔
تو انہیں یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے۔ کہ سیدنا
حضرت فضل عمر کا وجود باوجود خدا تعالےٰ
کی عظیم الشان پیشگوئیوں اور بے مثل
بشارات کا حامل ہے۔ اور حضور کے دشمنوں
کے حصہ میں سوائے ذلت اور خواری کے کچھ
نہیں آگیا ورنہ ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ
السّلام کے مندرجہ ذیل اشعار پر ہی غور فرمائیں

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد
بڑھینگے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھکو یہ تو نے بار ہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیّدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
دئے تو نے مجھے یہ مہر و مہتاب
یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب
دکھایا تو نے وہ اے رب ارباب
کہ کم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان اشعار میں سیدنا حضرت اقدس مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد
کے متعلق مندرجہ ذیل امور کا بالتفصیل
ذکر کیا ہے۔

اول :۔ یہ میری موجودہ اولاد اللہ تعالےٰ
کی بشارات کے ماتحت پیدا ہوئی ہے۔ اور
یہ بشارات نہ صرف مجھے ایک مرتبہ ملی
ہیں۔ بلکہ متعدد بار اللہ تعالےٰ کی طرف
سے یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ یہ میرے بچے ہرگز
برباد نہیں ہوں گے۔ بلکہ اسی طرح جلد جلد
ترقی کریں گے۔ جس طرح باغوں میں
شمشاد بڑھتے ہیں۔ اور اسی طرح دنیا
میں امتیازی شان رکھیں گے۔ جس طرح
شمشاد کے درخت باغوں میں رکھتے ہیں
اہلِ پیغام غور کریں۔ کہ ایک طرف
تو حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ کہ مجھے میری
موجودہ اولاد کے متعلق اللہ تعالےٰ
کی طرف سے متواتر اور بکثرت بشارات
ملی ہیں۔ کہ یہ ہرگز اور ہرگز برباد نہیں
ہوں گے۔ بلکہ ترقی کریں گے۔ اور
دوسری طرف آئینہ کمالات اسلام میں
فرماتے ہیں:۔ کہ

ان اللہ لایبشر الانبیاء والاولیاء
بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین (صفحہ ۵۷۹)
یعنی اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء اور اولیاء
کو صرف اسی صورت میں اولاد کی بشارت
دیتا ہے۔ جبکہ اس نے اس کا صالح ہونا
مقدر کیا ہو۔

پس اگر اہلِ پیغام حضرت اقدس کو
نبی نہیں مانتے تو ولی مانتے ہوئے بھی ان
کے لئے یہ تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کہ حضور
کی یہ اولاد صالح اور صراط مستقیم پر
قائم ہے۔

دوم :۔ حضرت مسیح موعود علیہ
الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
یہ پانچوں بچے جو کہ سیدہ کی نسل ہیں
یہی وہ وجود ہیں جن پر اس سلسلہ کی ترقی
کا دارومدار ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا
اتنا بڑا فضل ہے کہ جو لوگ ان کے بدخواہ
ہوں گے وہ نہ صرف میرے ہی دشمن
ہوں گے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے
کہ وہ ان کو ذلیل ورسوا کر دے گا۔

گویا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے بالکل غیر مبہم اور بالکل واضح طور پر
فرما دیا ہے کہ یہ پانچ وجود ایسے مبارک
ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ احمدیت اکناف
عالم میں پھیلے گی۔ اور حضور کا نام ہمیشہ
ہمیش کے لئے نیک نامی اور عزت کیساتھ
شہرت دیا جائے گا۔ لیکن جو لوگ ان کے
دشمن ہوں گے۔ خدا ان کو ذلیل اور
رسوا کر دے گا۔

میں سمجھتا ہوں۔ "فسبحان
الذی اخزی الاعادی" کے الفاظ
میں ایک نہایت لطیف راز مضمر ہے۔
اور وہ یہ کہ یہ جو بار بار اس مصرعہ کو
دہرایا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ
پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے یہ بچے
عطا فرما کر میرے دشمنوں کو ذلیل ورسوا
کر دیا۔ یہ اس لئے ہے کہ ایک زمانہ
ایسا آنے والا تھا جب بعض خبیث الفطرت
اور بے حیا لوگوں نے ان پر بے بنیاد
الزامات لگا کر انہیں دنیا کی
نظروں سے گرانے کی کوشش کرنا
تھی۔ مگر وہ خدا جو عالم الغیب ہے
اس نے جس طرح حضرت عیسیٰ
حضرت ابراہیم حضرت سلیمان
وغیرہ وغیرہ تمام انبیاء علیہم السلام
کی عزت کو محفوظ کرنے کے
لئے ان کی وہ خاص خاص
خوبیاں اور فضائل بیان
فرمائے ہیں۔ جن پاکیزہ
خوبیوں اور فضائل حمیدہ کو

دنیا کی نظروں سے اوجھل کرنے کے لئے بعض گندے اور کمینہ لوگوں نے اعتراضات کرنے تھے۔ اسی طرح اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی عزت کو محفوظ کرنے کے لئے پہلے سے ایسی خوشکن اور مسرت آمیز بشارات دیدی ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے کسی احمدی کہلانے والے کو تو یہ کہنے کی ہرگز جرأت ہی نہیں ہوسکتی۔ کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ حضور کی یہ اولاد اللہ تعالےٰ کی صریح بشارت "کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد" کے خلاف بگڑ جائے گی۔ ہاں ایک احمدی کہلانے والا یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہوسکتا ہے۔ کہ حضور کی اولاد کا جو بھی دشمن اور بدخواہ ہوگا وہ ذلیل و رسوا ہوگا۔ چنانچہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو اپنے سامنے بیسیوں دفعہ پورا ہوتے دیکھ چکے ہیں۔ دشمن نے ہزار کوشش کی۔ کہ اس مقدس اولاد کو دنیا کی نظر سے گرائے۔ مگر یہ ہے وہ ذات جو روز بروز ان کے حلقہ غلامی کو وسیع کرتی جارہی ہے اور ان کے دشمنوں کو ذلیل اور حاسدوں کو شرمندہ کر رہی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سوم۔ پھر ان اشعار میں یہ فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک بچہ مہر و مہتاب ہے۔ اور میرے رب نے مجھ پر وہ افضال نازل کئے ہیں۔ کہ اس کے سوا اور کوئی ایسے افضال کا خواب بھی نہیں دکھا سکتا

چہارم:۔ آخری تین شعروں میں یہ فرمایا کہ گو یہ ساری اولاد ہی امتیازی شان رکھتی ہے۔ لیکن ایک بیٹا روحانیت میں اس قدر ترقی کر جائیگا کہ وہ خدا کا محبوب کہلانے کا مستحق ہو جائے گا۔ اور کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنے نور اور پاکیزہ تعلیم کو اکناف عالم میں پھیلائے گا۔ اس میں یہ اشارہ فرمایا کہ وہ جماعت کا امام بنے گا۔ اور اس کے ذریعہ جماعت دنیا میں پھیل کر اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرے گی۔ پس اے اہل پیغام۔ اگر آپ ان اشعار پر ہی غور کریں تو حقیقت کھل سکتی ہے۔ کاش آپ سوچیں۔

اہل پیغام اگر سوچیں۔ تو ایک اور طریق سے بھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی صداقت کو پرکھ سکتے ہیں اور وہ یہ کہ انہوں نے عملاً دیکھ لیا ہے کہ پہلے انہوں نے خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت کو باطل ثابت کرنے کے لئے اور جماعت کو حضور کی بیعت سے الگ کرنے کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا پورا زور لگا لیا۔ مگر وہ اپنے مقصد میں قطعاً کامیاب نہیں ہوسکے۔ بلکہ انہیں خود مسلم ہے۔ کہ جماعت کا بیشتر حصہ حضور کی بیعت میں شامل ہو چکا ہے۔ پھر اس کے بعد سنت اللہ کے مطابق جب بھی اس الہٰی سلسلہ کے خلاف مخالفت کا شور اٹھا۔ اہل پیغام نے بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کہ ممکن ہے۔ اس مخالفت کے سیلاب میں یہ لوگ بہہ جائیں۔ مخالفین کی معیت اختیار کرلی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پاک اور مطہر اولاد کے خلاف اپنے ترکش میں سے جس قدر تیر وہ نکال سکے۔ استعمال کئے۔ چنانچہ دیکھ لو مستریوں نے فتنہ برپا کیا۔ تو یہ ان کے ساتھ ہو گئے۔ اور احراریوں نے شور مچایا۔ تو انہوں نے سمجھا۔ کہ اب شاید یہ لوگ دنیا سے مٹ جائیں گے اب پھر جب تازہ شر اٹھا۔ تو پھر یہ لوگ ساتھ ہو گئے۔ مگر یہ یاد رکھیں نتیجہ یہی نکلے گا۔ کہ سیدنا حضرت محمود ہی غالب رہیں گے۔

(خاکسار شیخ عبدالقادر از کراچی)

فلسطین سے میگاڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسطین میں ایک مقام خلیل ہے۔ وہاں حضرت ابراہیم۔ حضرت اسحٰق۔ حضرت یعقوب حضرت یوسف اور حضرت سارہ علیہم السلام کی قبریں ہیں۔ وہ دیکھنے میں ایک دن گیا ان قبروں پر دعا کرنے کے بعد خاکسار نے دریافت کیا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی قبور کہاں ہیں۔ اس پر ایک نے کہا ھی لیس ھھنا قبر موسیٰ فی طریق اریحا۔ یعنی ان کی قبریں یہاں نہیں البتہ موسیٰ ع کی قبر سڑک بیت المقدس واریحا کے درمیان ہے۔ اس پر دوسرا لال ہوکر کہنے لگا۔ عیسیٰ ع علی السماء۔ لایوجد قبر عیسیٰ۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں ان کی قبر زمین پر نہیں۔ میں نے کہا۔ انا شاھد انا رأیت قبر عیسیٰ فی سرینجر (کشمیر) الھند کہ یہ غلط ہے میں نے حضرت عیسیٰ کی قبر کشمیر میں دیکھی ہے اور وہ زمین پر ہی ہے۔ اس پر بازار کے بہت سے آدمی میرے گرد جمع ہو گئے۔ بعض نہایت حیران تھے اور بعض کفر کا فتویٰ دینے لگے۔ پھر ایک دکان پر رسالہ البشریٰ پڑھ کر سنایا۔ دو تین ملا آ گئے جو کہنے لگے۔ انت الھندی من حیفا أانت قادیانی؟ کہ کیا تم ہندی ہو اور قادیانی ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ لیکن میں تمہاری طرح قرآن کا قائل اور حج وغیرہ کا پابند ہوں۔ واؤمن بالمھدی المنتظر الذی قد ظھر فی الھند۔ اور اس مہدی پر ایمان رکھتا ہوں جو ہندوستان میں ظاہر ہوا۔ اس نے کہا۔ ھو لا ینزل فی الھند لان الھند ھو العجم ینزل فی دمشق۔ کہ مسیح ہندوستان میں نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ دمشق میں ہوگا۔ غرض کافی دیر بحث کے بعد بعض لوگوں نے کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ یہ فساد کریں گے۔ اس پر خاکسار چلا آیا۔ اور معمل الحریات الوطنی میں گیا۔ وہاں بھی ایک مختصر مناظرہ درباره حیات و ممات مسیح و مسئلہ صلیب ہوا۔ پھر اسی روز بیت المقدس واپس آ گیا۔ اور کئی ہوٹلوں اور دواخانوں میں جا کر تبلیغ کی۔

واپس آ کر حیفا اور کبابیر کے دوستوں سے ملاقات کر کے میگاڈی جانے کے لئے عازم پورٹ سعید ہوا۔ کبابیر کے دوست محمد صالح۔ حامد صالح اور مولوی محمد سلیم صاحب وغیرہ الوداع کہنے کے لئے ریل تک آئے۔ مجھے الوداع کہنے کا وہ نظارہ کبھی نہ بھولے گا جو احمدیت کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ میں ابی سینیا کے حالات مختلف جگہوں پر سناتا گیا۔ آخر تیسرے روز جہاز پر سوار ہو کر عازم عدن ہوا۔ ایک انگریز سے بین الاقوامی ہنگامہ آرائیاں و کشیدگی تعلقات پر بحث ہوئی۔ اور پردہ و اسلامی رسوم و عیسائی رواجات کا مقابلہ کیا جس سے وہ متاثر ہوا۔ اور کتاب مانگی۔ میں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام انگریزی دیدی وہ پڑھ کر کہنے لگا۔ کہ یہ کتاب مجھے دیدو۔ میں شکرگزار ہونگا۔ چنانچہ میں نے دیدی۔ پھر ہماری مسجد احمدیہ لندن میں جانے کا اس نے وعدہ کیا۔ دوسرا جہاز عدن سے بدل کر ممباسہ پہنچا اور وہاں سے بذریعہ ریل میں میگاڈی پہنچ گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تبلیغ احمدیت کی توفیق دے۔

عاجز (ڈاکٹر) نذیر احمد مجاہد تحریک جدید

ضلع گجرات و گوجرانوالہ کی احمدی انجمنوں کو اطلاع

مولوی محمد عبدالعزیز صاحب کی جگہ ایک ماہ کے لئے سید محمد شاہ صاحب ساکن فتح پور ضلع گجرات کو انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ شاہ صاحب پہلے ضلع گجرات کی مندرجہ ذیل انجمنوں میں دورہ کریں گے۔ چک سکندر۔ مد۔ مفصلات۔ پوڑانوالہ۔ اسمٰعیلہ۔ گکھڑ۔ گلرانی۔ تہال۔ سرائے عالمگیر۔ بھمبلہ۔ بلیہ۔ بلانی۔ گوڑیالہ۔ کھاریاں۔ پٹیالہ۔ اس کے بعد اگر وقت ملا۔ تو ضلع گوجرانوالہ کی بعض انجمنوں میں جائیں گے احباب ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ لاہور

از مئی ۱۹۳۶ء تا اپریل ۱۹۳۷ء

عام اجلاس

دوران سال میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے اجلاس عام طور پر مسجد احمدیہ میں ہوتے رہے۔ سوائے دو تین مرتبہ کے جو چوہٹہ مفتی باقر میں بر مکان زینب آپا بیگم صاحبہ اہلیہ حسن احمد صاحب حلقہ موچی دروازہ میں اہلیہ صاحبہ بابو احمد دین صاحب کے مکان پر اور حلقہ بھاٹی دروازہ میں۔ اہلیہ مرزا محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان پر ہوئے۔

جلسہ سیرت النبیؐ

حسب معمول اس سال سیرۃ النبی کا جلسہ لجنہ کے زیر انتظام برکت علی محمڈن ہال میں ۲۶ر نومبر ۱۹۳۶ء کو ہوا۔ حاضری خدا کے فضل سے امید سے بڑھکر تھی چونکہ اس سال احرار نے ہمارے خلاف غیر احمدیوں کو بھڑکایا ہوا تھا۔ اس لئے خدشہ تھا۔ کہ شائد غیر احمدی خواتین جلسہ میں شرکت نہ فرمائیں۔ لیکن یہ خیال غلط نکلا۔ خدا کے فضل سے غیر احمدی اور غیر مسلم خواتین اس کثرت سے آئیں۔ کہ تمام ہال بھر گیا۔ بہت سی معزز خواتین بھی تشریف لائیں۔ بعض نے نظمیں پڑھیں بعض نے تقریریں کیں باجی رشیدہ لطیف صاحبہ ایل ایم اے نے الیکشن میں مصروفیت کی وجہ سے فرمایا۔ کہ وہ اگر خود جلسہ میں نہ آسکیں تو ان کی صاحبزادی ضرور جلسہ میں شریک ہوں گی۔ چنانچہ صاحبزادی صاحبہ تشریف لائیں۔

چندہ تحریک جدید

اس کے لئے خاص طور پر ۱۰ر جنوری ۱۹۳۷ء کے جلسہ میں توجہ دلائی گئی۔ اور جو بہنیں وعدہ کر چکی تھیں۔ ان کے نام سنائے گئے۔ خدا کے فضل سے مستورات کا چندہ تحریک جدید سال سوم کا وعدہ ۴۰۰/- روپیہ سے زائد ہو گیا۔

دستکاری

اس سال دستکاری کا کام لاہور میں شروع کیا گیا۔ اور اس کے لئے بہن خورشید بیگم صاحبہ کو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ جنہوں نے بہت محنت سے کام کیا

کل چندہ

دوران سال میں لجنہ اماء اللہ لاہور نے مبلغ -/۶۱۶/۱ چندہ جمع کیا۔ جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

چندہ عام	۱۵	۲۵۷
حصہ آمد	۴	۳۹
صدقات	۲	۱۰
نور ہسپتال	۰	۶
دیگ برائے لنگر خانہ	۱۴	۸۲
چندہ تحریک جدید	۰	۱۲۷
لائبریری	۸	۷
مسجد	۸	۰
جلسہ سیرت النبی	۱۵	۲۰
دستکاری	۶	۲۰
غربا فنڈ	۱۵	۱۰
مقامی	۱۰	۳۲
کل آمد	۱	۶۱۶

چندہ دیگ

ناظر صاحب ضیافت کی تحریک پر پریذیڈنٹ صاحبہ نے دیگ کے لئے تحریک کی۔ گو ناظر صاحب ضیافت نے لجنہ اماء اللہ لاہور کو مخاطب نہیں کیا تھا۔ کیونکہ بفضلِ تعالےٰ لاہور سے پہلے ہی کئی دیگیں دی جا چکی تھیں۔ اور ناظر صاحب نے صرف ان جماعتوں کو مخاطب کیا تھا۔ جن کی طرف سے کوئی دیگ نہ آئی تھی۔ مگر پھر بھی بفضلہ تعالےٰ لجنہ اماء اللہ لاہور نے دو دیگوں کی قیمت ناظر صاحب کو بھجوا دی اس میں سے ایک دیگ کی پوری قیمت ہمشیرہ مہتاب بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب نے ادا کی۔ اور دوسری دیگ کی قیمت میں مختلف بہنوں نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں بابو محمد امین صاحب کلرک دفتر ریلوے نے اپنی بیوی کی طرف سے ایک دیگ کی قیمت براہ راست ناظر صاحب کو بھجوا دی۔

غربا فنڈ

اس سال حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی تحریک پر میں نے غربا فنڈ کھولا۔ جس میں کئی بہنیں آنہ آنہ دو دو آنہ ماہوار چندہ دیتی ہیں۔ جو ایک غریب بہن کو دے دیا جاتا ہے۔ دوران سال میں مبلغ ۱۰/۱۵ بطور امداد دئے گئے۔ مقامی فنڈ اس سال ۳۲/۱۰ جمع ہوا۔ بقایا سال گزشتہ ۱۷/۶ ملا کر کل پچاس روپیہ ہوئے۔ اس میں سے ۱۴/۲/- خرچ نکال کر -/۳۵/۱۴ باقی جمع رہے۔

شکریہ

آخر میں میں تمام ممبرات لجنہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خاصکر بہن خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب پریذیڈنٹ لجنہ و بہن مہتاب بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب سکرٹری مال خاص شکریہ کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دل و جان سے سلسلہ کی خدمت کرنے والی ہوں۔ آمین۔

خاکسار

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ لاہور

انسپکٹر تعلیم و تربیت کے دورہ کا پروگرام

گذشتہ سے پیوستہ

نمبر شمار	ضلع	مقامات	تواریخ قیام
(۱)	فیروزپور	(۱) فیروزپور شہر (۲) فیروزپور چھاؤنی	۲۰ر ستمبر تا ۲۲ر ستمبر
(۲)	"	(۱) موگا (۲) فاضلکا	۲۳ر ستمبر تا ۲۶ر ستمبر
(۳)	"	(۱) زیرہ (۲) فریدکوٹ	۲۷ر ستمبر تا ۳۰ر ستمبر
(۴)	لدھیانہ	(۱) لدھیانہ (۲) جھمٹ	یکم اکتوبر تا ۶ر اکتوبر
(۵)	"	(۱) چک لوہٹ (۲) سمرالہ (۳) ماچھیواڑہ	۷ر اکتوبر تا ۱۱ر اکتوبر
(۶)	کانگڑہ	(۱) دھرم سالہ (۲) نادون وملحقات	۱۲ر اکتوبر تا ۱۹ر اکتوبر

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے چونکہ یہ ایسا کام ہے جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کے لئے روپیہ دیا تھا ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائیگا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی۔ وہ بھی اسی وقت واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتمالِ اراضی

مسٹر ڈارلنگ نے اپنی مشہور تصنیف بعنوان "پنجابی کسان کی فارغ البالی اور مقروضیت" کے دوران میں زراعتی مقروضیت کے اسباب پر نظر غائر ڈالتے ہوئے اس کا سب سے اہم سبب کھیتوں کی غیر مشتمل اور منتشر نوعیت قرار دیا ہے کاشتکاروں کے املاک چھوٹے چھوٹے بکھرے ہوئے قطعات زمین کی صورت میں ہیں۔ جس کے باعث زمین سے اقتصادی فائدہ اٹھانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس سے بے شمار نقصان مترتب ہوتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں مقدمہ بازی کی سب سے اہم وجہ یہی ہے کہ ایک کسان نے دوسرے کی زمین پر بے جا مداخلت کی۔ اور دوسرے نے جھٹ اس کے خلاف نالش دائر کر دی۔ زمینداروں کو مقدمہ بازی کے لئے ایک بنا بنایا بہانہ مل جاتا ہے۔ سارے منتشر قطعات اراضی کے اردگرد باڑ لگانا محال ہے۔ پھر فصل کی نگرانی ناقابل عمل ہے۔ علاوہ ازیں جدید آلاتِ زراعتی کا استعمال بھی ممکن نہیں۔ کیونکہ ان کے لئے مشتمل قطعہ زمین لازمی ہے۔ زمین کو مختلف چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ دینے کا نتیجہ بعض اوقات نہایت افسوسناک صورت میں رونما ہوا ہے۔ اس سے زمین کو زیر کاشت لانا بھی محال ہو جاتا ہے۔

متذکرہ امور کی روشنی میں اشتمالِ اراضی کی ضرورت کسی تشریح کی محتاج نہیں کچھ مدت سے انجمن ہائے امداد باہمی اپنی توجہ کو اس اہم ضرورت کی طرف مبذول کر رہی ہیں۔ پہلے پہل اس کی رفتار ترقی لازمی طور پر کم رہی۔ کیونکہ پنجابی کسان کے لئے ان روایاتِ کہنہ سے آزاد ہونا نہایت مشکل ہے جن پر وہ قدیم الایام سے کاربند چلا آتا ہے۔ بعض انجمنوں کی راستے میں سختی پیدا ہوئے بغیر کام نہیں چل سکتا تھا۔ لہٰذا انہوں نے قانون سازی کی ضرورت پر زور دیا۔ لیکن اس وقت تک صرف ترغیب سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور اس کے نتائج حوصلہ افزا ثابت ہوتے ہیں۔ دیہاتی اصلاح کے لئے حکومت ہند نے جو مالی عطیہ حکومت پنجاب کے حوالہ کیا تھا۔ اس کا معتدبہ حصہ اشتمال اراضی پر صرف کیا گیا ہے۔ اس غرض سے امداد باہمی کی متعدد انجمنیں مرتب کی گئی ہیں۔ جن کی تعداد روبہ اضافہ ہے۔ ان کی وساطت سے زائد از سات لاکھ ایکڑ اراضی مشتمل ہو چکی ہے۔ اس تدبیر کے فوائد بتدریج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اب یہ حالت ہے کہ زمیندار از خود اشتمال اراضی کے لئے درخواستیں دے رہے ہیں۔ حکومت نے اس غرض سے جو عملہ مقرر کر رکھا ہے۔ اس کے ارکان بروقت زمینداروں کے ساتھ اشتراک عمل کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ اضلاع سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس بارہ میں اطمینان بخش ترقی ہو چکی ہے۔ صرف ضلع جالندھر میں ۶۹۴۲۱ ایکڑ زمین پر مشتمل ہو رہی ہے۔ اور یہ عمل بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس پر جو خرچ اٹھتا ہے۔ بہت ہی واجبی ہے۔ یعنی فی ایکڑ ۴ سے لے کر ۸ آنہ تک۔

پنجاب کے کسانوں کے پیش نظر اب اشتمالِ زمین کے متعلق جو مواقع موجود ہیں۔ امید ہے کہ وہ ان کا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اس طرح وہ اپنے املاک کو مشتمل صورت میں لا سکیں گے۔ جن میں تخم ریزی کرنا آسان فصلیں دگانا آسان اور جن کا انتظام کرنا اور جن پر نگرانی کرنا آسان ہے۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنے آپ کو مادی فائدہ پہنچا سکیں گے۔ بلکہ وہ آئندہ نسلوں کے لئے بہتر صورت حالات پیدا کر سکیں گے۔ جس کے لئے ان کے بچے اور ان کے بچوں کے بچے ان کا نام عزت و فخر سے لیا کریں گے۔ اور کہا کریں گے۔ کہ ہمارے باپ دادا نے اشتمالِ اراضی کے ذریعہ ہمیں مستقل فائدہ پہنچا دیا ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

آپ کے ہاں اولاد نہیں ہوئی

مگر یہ آپ ہی کی خطا ہے۔ اگر آپ کی بیوی اور آپ دونوں چاہیں تو اولاد ہو سکتی ہے یعنی اگر کسی سبب سے آپ کی بیوی کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو آپ یہ کیجئے کہ لیڈی ڈاکٹر زنانہ دواخانہ پی بکس ۲۴۳ دہلی کو خط لکھ کر ایک شیشی دوا "محافظ اولاد" منگا لیجئے۔ اور اس کو مسلسل سات روز تک اپنی بیوی کو کھلائیے۔ اور سات روز میں ان سے الگ رہئیے اور ٹھیک آٹھویں دن . . . تو اسی روز حمل ٹھہر جائیگا۔ اور پھر نویں مہینہ لڑکا یا لڑکی جو کچھ بھی ہو اس پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کیونکہ اولاد دراصل خدا کا عطیہ ہوتی ہے دوا کا تو ایک بہانہ ہو جاتا ہے "محافظ اولاد" وہ دوا ہے جس نے ہزاروں بے اولاد گھروں میں چراغ جلا دیا۔ رفاہِ عام کے خیال سے اس کی قیمت بھی بہت ہی کم لی جاتی ہے یعنی ایک شیشی "محافظ اولاد" معہ محصولڈاک کے آپ کو دو روپے پندرہ آنے میں گھر بیٹھے مل جاتی ہے۔ یہ دوا نہیں جادو ہے۔ ایک بار منگا کر اس عجیب و غریب دوا کا کرشمہ ضرور دیکھ لیں۔ صداقت آزمائش کی محتاج ہے اس دوا کا اثر دیکھنے کے بعد آپ کو ماننا پڑیگا کہ یہ دوا ہزاروں بیش قیمت میں بھی سستی ہے

ریشمی بوسکی

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط اگر اس میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کر دیں۔ تو سو روپیہ انعام عرض ۲۷ انچ قیمت ۹ گز ۱۳/۲/- روپیہ محصول ۸/- ۲۵ گز آٹھ روپیہ پچاس گز ۱۵ روپے محصول معاف۔ ناپسند ہو تو واپس کر دیں۔

ملنے کا پتہ:- مینجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹور ۲۵ لودھیانہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک قرضہ ایک لاکھ

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد ہے کہ ایک لاکھ روپیہ مخلصین جماعت سے بطور قرضہ حسنہ جمع کیا جائے۔ جو پانچ سال میں واپس دیا جائیگا۔ البتہ جو دوست اس قدر لمبے عرصہ کیلئے قرض نہ دے سکتے ہوں۔ وہ اس سے کم عرصہ کیلئے قرض دیں۔ مگر یہ عرصہ ایک سال سے کم نہیں ہونا چاہئیے۔ اس تحریک میں ابتک پینسٹھ ہزار کے قریب روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ باقی رقم جلد پوری فرما دیں۔ - ناظر بیت المال

ڈاکٹر کی ضرورت

یوگنڈا (افریقہ) میں ایک یا دو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی دوست جو ۱۹۲۹ء یا اس سے پہلے کے پاس شدہ ہوں۔ اور جنکو

M.B.B.S.

British medical Association

رجسٹر کر سکے۔ وہاں پر پریکٹیس کرنا چاہیں۔ تو انکے لئے بہت اچھا موقع ہے۔ خواہشمند احباب مجھے جلد سے جلد اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

ضرورت

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کے لئے ہر قصبہ، شہر اور ضلع میں قابل ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار دی جائیگی۔ قواعد کی پابندی ہر ایجنٹ کے لئے لازمی ہوگی۔

درخواستیں جلد از جلد مینیجر ویدک یونانی دواخانہ کے نام آجانی چاہئیں۔

مینیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی۔

وصیت نمبر ۴۸۴۵

مسماۃ ہاجرہ بیگم زوجہ محمد حسین صاحب قوم بھٹی راجپوت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد مبلغ ۱۰۵۲/۰ روپے کی ہے۔ مہر مبلغ سات سو روپیہ بذمہ خاوند۔ زیورات ۳۵۲/۰ روپے کل ۱۰۵۲/۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ یعنی ۱۰۵/۳/۹ کی وصیت کرتی ہوں۔

العبد:۔ ہاجرہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد حسین ہیڈ کلرک دفتر تعلیم خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ ناصر علی بقلم خود ریکارڈ کیپر دفتر ڈپٹی کمشنر آفس جھنگ

تریاق حیران

دہات۔ رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوشرو بنانا اس کا کام ہے بعجز درد ستو یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۲۴ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے؟ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔

قیمت دو روپے (عا) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے۔ تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میری پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کرکے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بیقاعدہ آتے ہیں۔ رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہیں۔ درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے۔ یا سانس پھول جاتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ تو آپ یقین رکھیئے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ایکماہ عہ محصول ۸ کل عاا۔ ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

(دردانی اٹھرا)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تشنج۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاوا یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی جابجا خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۸ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہران

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت وزیر آباد

امرت بوٹی رجسٹرڈ

کمزور مرد۔ ساٹھ سالہ بوڑھے۔ غلط کار نوجوان امرت بوٹی رجسٹرڈ استعمال کریں۔ امرت بوٹی کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر۔ جریان۔ سرعت۔ کثرت احتلام کو روک کر منی کو گاڑھا کرتی ہے۔ بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ بغیر پرہیز ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ۱۰۰ گولی مع امرت طلاء ۲/۱۳/۰ ۵۰ گولی بغیر امرت طلاء عہ

مینیجر احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ

ضرورت رشتہ

ایک احمدی قریشی پرائمری پاس سلیقہ شعار امور خانہ داری سے واقف لڑکی کیلئے جس کی عمر ۱۶½ سال ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا شریف۔ متقی برسر روزگار ہو۔ قریشی یا سید خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ صرف ضلع جہلم گوجرانوالہ سیالکوٹ یا خاص قادیان کے باشندگان درخواست کریں خط و کتابت بنام ش م ع معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل ہو۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۱۱ر ستمبر۔ وائسرائے صوبجاتی گورنروں کے ساتھ جو بات چیت کر رہے ہیں۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں اسے بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ دو گورنر یہاں پہنچ چکے ہیں۔ تیسرا عنقریب آ رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے گورنروں پر زور دے رہے ہیں کہ چونکہ بین الاقوامی حالات روز بروز نازک صورت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ کانگرس کو مطمئن رکھا جائے۔ گورنمنٹ کو یقین ہے کہ بحیرہ روم کی الجھن کی وجہ سے بہت جلد عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی۔ جنگ میں انگلستان۔ روس اور فرانس ایک طرف ہوں گے۔ اور جرمنی۔ اٹلی اور جاپان دوسری طرف چھوٹی طاقتیں حالات کے مطابق ایک طرف یا دوسری طرف شامل ہو جائیں گی۔ بہر حال جنگ کے لئے زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ افواہ ہے۔ کہ وہائٹ ہال کی طرف سے گورنمنٹ ہند کو احکام موصول ہوئے ہیں۔ کہ فوجوں کو تیار رکھا جائے۔

شملہ ۱۱ر ستمبر۔ آج رائے بہادر رام سرنداس۔ سردار سنت سنگھ بھائی پرمانند۔ سردار بہادر بوٹا سنگھ چوہدری ظفر علی خان وغیرہ ممبران اسمبلی نے سر سکندر حیات خان کے اعزاز میں ایک لنچ دیا جس میں مہاراجہ پٹیالہ۔ مہاراجہ بھرت پور۔ اور دیگر بہت سے معززین شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے اتحاد کانفرنس کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ کانفرنس کو بہت حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ امر تکلیف دہ ہے کہ پنجاب کانفرنس کے ایک حصہ کا لیڈر اتحاد کانفرنس کی مذمت کر رہا اور اس کو ایک چال قرار دے رہا ہے۔ ڈاکٹر ستیہ پال نہ صرف کانگرس کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں بلکہ اس طرح اپنے لئے بھی نیک نامی حاصل نہیں کر رہے۔

راولپنڈی ۱۱ر ستمبر۔ ایبٹ آباد سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ کی کانگرسی منسٹری اب سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اور ۱۷ر ستمبر کو جب کہ فرنٹیر اسمبلی کا اجلاس پھر شروع ہو گا۔ اس کے متعلق اعلان کر دیا جائے گا۔ اطلاعات سے یہ امر بھی معلوم ہوتا ہے کہ سیاسی قیدیوں کے متعلق اس اعلان کے ساتھ ہی ایک اہم اعلان ڈاکٹر خان صاحب کی طرف سے اقلیتوں کے حقوق کے متعلق بھی ہو گا۔ اس کے علاوہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جن کانگرسی کارکنان کے خلاف اس وقت مقدمات زیر سماعت ہیں وہ بھی واپس لے لئے جائیں گے۔

کلکتہ ۱۰ر ستمبر۔ آج شام کو بنگال اسمبلی کے سپیکر نے ایک سرکردہ رکن کو اسمبلی ہال سے باہر نکال دیا جس کی وجہ وہ جھڑپ تھی جو دونوں کے درمیان ووٹنگ کے معاملہ پر ہوئی۔

راولپنڈی ۱۰ر ستمبر۔ ایبٹ آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کانگرسی منسٹری پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے تقرر کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ڈپٹی سپیکر شپ مسٹر پیر بخش کو پیش کی جائے گی۔ پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے لئے ارباب عبد الرب نشتر خان محمد سرور خان طاہر خیلی اور ڈاکٹر چاروچندر گھوش کا نام لیا جا رہا ہے ایڈووکیٹ جنرل اس وقت سردار اجیت سنگھ ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ اسامی خان غنی جان کو دی جائے گی۔ اس بارہ میں عنقریب سرکاری اعلان کیا جائے گا

پیکنگ ۱۰ر ستمبر۔ ایک لاکھ ۸۰ ہزار جاپانی فوجیوں اور دو ڈیڑھ لاکھ چینیوں کے درمیان بڑی بھاری جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانی فوجیں چہار کے صوبہ سے پچاس میل تک کوچ کرتی ہوئی شانسی میں داخل ہو گئیں۔ اس وقت تک ان کو بہت کم مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے یقین کیا جاتا ہے۔ کہ چینی افواج شانسی کے جنوب کی طرف جمع ہو رہی ہیں۔ اور یہ وہ صوبہ ہے۔ جو صوبہ شانسی کے پڑوس میں ایک کمیونسٹ صوبہ خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں وہ جاپانیوں کا مقابلہ کرنے کی زبردست تیاریاں کر رہی ہیں۔ لنڈن ۱۰ر ستمبر کا ایک تار مظہر ہے کہ اگرچہ چینی اور جاپانی توپ خانہ کے زبردست دھماکوں سے شنگھائی کے جملہ مکان اور عمارتیں ناکارہ ہو گئی ہیں۔ لیکن ابھی تک دریا کے پار قلعہ پوٹنگ کے گرد و نواح میں جنگ ہو رہی ہے۔

ایبٹ آباد ۱۱ر ستمبر۔ نئے پروگرام کے مطابق بجٹ ۱۷ر ستمبر کو فرنٹیر اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ بجٹ پر عام بحث ۲۰ر اور ۲۱ر ستمبر کو ہو گی۔ اور ۲۴ر، ۲۵ر اور ۲۷ر کو رائیں لی جائیں گی۔ ۱۸ر اور ۲۸ر ستمبر کو ریزولیوشنوں پر بحث ہو گی۔ اور سرکاری بلوں پر ۲۲ر اور ۲۳ر ستمبر کو اور غیر سرکاری بلوں پر ۲۹ر اور ۳۰ر ستمبر کو بحث ہو گی۔

الہ آباد ۱۱ر ستمبر۔ حکومت یو پی نے جملہ سرکاری محکموں کے انچارج افسروں کے نام سخت احکام جاری کر کے ان کے یہ بات ذہن نشین کرنے کی کوشش ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ افسروں کو سفری الاؤنس کم از کم دئے جانے کی ضرورت ہے۔ اکاؤنٹنٹ جنرل سے یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے سفری الاؤنسوں کی اچھی طرح پڑتال کیا کریں۔ اور یہ بھی دیکھا کریں۔ کہ کیا سفری الاؤنسوں کے بلوں کو اچھی طرح آڈٹ کیا گیا ہے یا نہیں ان کو صرف اس بات سے ہی اپنی تسلی نہ کر لینی چاہیئے کہ افسروں کی طرف سے جو مطالبات پیش کئے گئے ہیں۔ وہ باقاعدہ ہیں یا نہیں۔ نیز ان سے یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ جن معاملات میں ان کی اس بارہ میں تسلی نہ ہو۔ ان کے متعلق وہ حکومت کو باقاعدہ رپورٹ کر دیا کریں۔

بمبئی ۱۱ر ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی لڑکی مس اندرا نہرو آکسفورڈ میں حصول تعلیم کے لئے آج بذریعہ جہاز وائسرائے ہند انگلستان روانہ ہو گئیں۔

مدراس ۱۰ر ستمبر۔ مدراس اسمبلی کے سپیکر کو بجٹ میں تخفیف کی ۳۲۸ تحریکیں پیش کرنے کے نوٹس موصول ہوئے ہیں۔

جنیوا ۱۰ر ستمبر۔ لیگ کونسل کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ فلسطین کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں مقرر کی جائیں۔ صدر کونسل ممبران کو نامزد کریں اس کے بعد اجلاس ۱۴ر ستمبر تک ملتوی ہوا۔

مدراس ۱۰ر ستمبر۔ مدراس لیجسلیٹو کونسل نے آج وزراء کی تنخواہوں کا بل اس صورت میں پاس کر دیا۔ جس صورت میں کہ وہ اسمبلی سے پاس ہو چکا ہے۔

کلکتہ ۱۱ر ستمبر۔ کل ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور اچانک بیمار ہو گئے۔ اور خون کا دباؤ بڑھ گیا۔ اور بخار ہو گیا۔ رات بحران کی حالت تشویش انگیز رہی مگر آج کچھ آرام ہے۔

راولپنڈی ۱۰ر ستمبر۔ ایبٹ آباد کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت سرحد صوبہ میں ایک سینی ٹوریم (شفاخانہ تپ دق) تعمیر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس سینی ٹوریم کی تعمیر کے لئے ڈاڈر کا مقام تجویز کیا گیا ہے۔ یہ جگہ ضلع ہزارہ میں شنکیاری کے پاس واقع ہے۔ اور یہ ایک صحت افزا اور پرفضا جگہ ہے۔ اگلے روز انسپکٹر جنرل شفاخانجات نے اس مقام کا معائنہ کیا۔ اور سکیم کی تفصیلات پر غور کیا۔ خیال ہے کہ تعمیر کا کام جلدی شروع کیا جائے گا۔

راولپنڈی ۱۰ر ستمبر۔ حکومت سرحد نے جو ۷۰ لاکھ روپیہ قرضہ لیا ہے اس کو سابقہ وزارت نے خرچ کرنے کے لئے یہ پروگرام بنایا تھا۔ کہ حکومت ہند کے ۱۹۳۶-۳۷ء میں جو قرضہ لیا گیا ہے وہ ادا کیا جائے اور مالاکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کو مکمل کر دیا جائے۔ اور سول ورکس کی تعمیر کی جائے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی وزارت ان اخراجات کو ضروری نہیں سمجھتی اور وہ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ اب اس روپیہ کو کس طرح خرچ کیا جائے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی